

بیتون شاعت بک دارالسلام منھون ہیں

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیومن • نیو یارک



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ نمبر: 22743 الرياض 11416 سعودی عرب فون: 4033962-1 4043432 00966

فیکس: 4021659 E-mail: darussalam@awalnet.net.sa

Website: www.dar-us-salam.com

1 ملین کم: 4644945 الفون: 1 4614483 00966 فیکس:

2 شارجہ: 4735221 الفون: 4735220 فیکس:

3 جدہ: 6336270 الفون: 2 6879254 00966 فیکس:

4 لندن: 8151121 الفون: 503417155 00966 فیکس:

5 امریکہ: 8691551 الفون: 3 8692900 00966 فیکس:

6 شارجہ: 00971 6 5632623 الفون: 00603 77109750 ملائیشیا

فیکس: 77100749

7 لندن: 00852 23692722 الفون: 0044 20 85394885 ہانگ کانگ

فیکس: 23692944

8 امریکہ: 001 718 6255925 الفون: 001 713 7220419 نیویارک

فیکس: 7220431

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوزوم)

36- لورال، کیریزٹ سٹاپ، لاہور

فون: 7354072-42 7240024-7232400-7111023-7110081

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

9 غزنی شریب، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

کراچی شوزوم (D.C.H.S) Z-110,111 بین ملحق روڈ (بائیں پیسٹ ٹاؤنگل) کراچی

فون: 4393937-21-4393936

Email: darussalamkhi@darussalampk.com

بیتون شاعت

تفسیر حسن الکلام (اردو)

صحیح بخاری تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قرطبی کے مجموعہ

انتخاب

ڈاکٹر محمد محسن خان

ترجمہ قرآن

شعبہ تصنیف، لیت دارالسلام

اہتمام

عبدالمالک بن محمد بن محمد بن



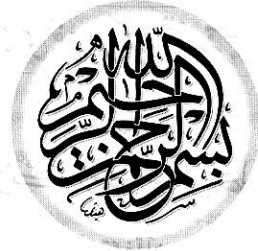
دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • ہیومن • نیو یارک

عرض ناشر

علم وحی شروع ہی سے انسانی ہدایت کا واحد ذریعہ اور وسیلہ رہا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اسی سلسلہ وحی کی تشریح و تفسیر کے لیے مبعوث کیے جاتے رہے۔ قرآن مجید اسی سلسلہ وحی کا نقطہ اختتام ہے۔ انسانی ہدایت کا یہ آخری صحیفہ ہے جس کی ہدایات کی توضیح، تشریح اور تفسیر کا لوازمہ نقوش سنت میں محدثانہ طریق پر محفوظ کیا گیا ہے، یہی باعث ہے کہ امت مسلمہ کے اکابر علماء اور مفسرین نے ہر دور میں قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کی سعادت کو حاصل کیا ہے۔ عہد حاضر میں تفسیر ماثورہ کی قدیم روایت کو جدید اسلوب میں پیش کرنے کا امتیاز دارالسلام کو حاصل ہے۔ قرآن مجید کے علوم اور تفسیری مباحث کے لیے اس ادارے کی خدمات کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت عطا کی ہے۔ دارالسلام کی طرف سے اب تک عربی، انگریزی، ہندی، بنگلہ، پشتو، ہسپانوی، فرنچ، البانوی اور مالاباری زبان میں تراجم و حواشی کا کام مقبول ہو چکا ہے۔ جبکہ روسی، فارسی اور ترکی زبان میں تراجم کا کام آخری مراحل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اردو زبان میں بھی دارالسلام کی دو مختصر تفاسیر کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی ہے۔

دارالسلام کی ترجمہ و حواشی میں اولین کوشش انگریزی زبان میں ”دی نو بل قرآن“ کی صورت میں ہوئی ہے۔ اس مختصر تفسیر کی تکمیل کی سعادت اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر تقی الدین الہلالی رحمہ اللہ اور ڈاکٹر محمد حسن خاں رحمہ اللہ کو عطا کی۔ دور حاضر میں یہ انگریزی زبان میں



مقبول ترین کاوش ہے۔

پیش نظر تفسیر ”احسن الکلام“ اسی انگریزی کاوش کا آسان اور عام فہم اردو ترجمہ ہے جسے جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض کے ایک فاضل ڈاکٹر محمد امین رحمہ اللہ نے مکمل کیا اور اس کے حواشی پر نظر ثانی اور تنقیح و تہذیب کی نازک اور گر افقد ر ذمہ داری حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ نے سر انجام دی جو خود تفسیر احسن البیان کے مؤلف ہیں اور ان کی اس مختصر تفسیری کاوش کو بہت قبولیت حاصل ہے۔ ”احسن الکلام“ کی پہلی طباعت میں قرآنی متن کے ترجمے کی غرض سے مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن کو بہ ادنیٰ تصرف اختیار کیا گیا تھا۔ ”احسن الکلام“ کے اس نقش اول کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت پذیرائی عطا فرمائی اور اس ضمن میں بہت سے احباب نے نہایت مفید مشورے دیے جن کی روشنی میں اس نقش ثانی کو بہتر اور مفید تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

”احسن الکلام“ کے تازہ ایڈیشن میں دار السلام کے علماء اور محققین نے متن قرآن مجید کا از سر نو ایک جدید ترجمہ اردو زبان میں کیا ہے جس میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی فارسی زبان میں ترجمانی کے اسلوب کی روایت کو برقرار رکھا گیا ہے۔ اس ترجمے کو عربی زبان کی عبارت کے قریب تر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسے اردو زبان کے جدید روزمرہ کے مطابق سہل اور سلیس بنانے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ اس مختصر تفسیر و حواشی کے قارئین اب اس ترجمہ کو ان شاء اللہ اپنے ذوق کے قریب تر محسوس کریں گے۔

اردو ترجمے کی یہ نازک اور گر انبار ذمہ داری ادارے کے ریسرچ سکالر مولانا محمد عبد الجبار سلفی رحمہ اللہ نے انجام دی ہے۔ ان کے ساتھ معاون مترجم کے طور پر محسن فارانی

صاحب نے بھی قرآن مجید سے محبت کا حق ادا کیا ہے۔ جبکہ اس پورے کام کی علمی اور فنی نگہداشت کا فریضہ فضیلۃ الشیخ محترم حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ نے انجام دیا ہے۔

”احسن الکلام“ کے اس چابی ساز کے نقش ثانی کو جسے اپنے ساز اور ضخامت کے اعتبار سے سفر و حضر دونوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے درج ذیل منفرد خصائص حاصل ہیں:

- ✱ اس تفسیر میں قرآن مجید کا متن قرآنی خطاطی اور کتابت کا حسین نمونہ ہے۔
- ✱ گزشتہ طباعت میں ترجمہ قرآن متن کے پائیں اور نچلے حصے میں ایک ساتھ دیا گیا تھا مگر تازہ ایڈیشن میں بین السطور ترجمہ لانے کے لیے قریب اہتمن سلیس تیار ترجمہ پیش کیا گیا ہے جس سے معانی کا تعلق متن سے قریب تر ہو گیا ہے۔
- ✱ اس مختصر تفسیر میں قرآنی متن الحمد للہ ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہے۔
- ✱ حواشی میں استعمال شدہ احادیث میں سے بیشتر کا تعلق صحیحین سے ہے۔
- ✱ تفسیری حواشی میں تفسیر ابن کثیر اور تفسیر قرطبی سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔
- ✱ تفسیر میں استعمال شدہ تمام احادیث و اقوال کی تخریج، تنقیح اور نظر ثانی کر دی گئی ہے۔
- ✱ ادارے کے ریسرچ سکالرز نے بطور خاص اس ایڈیشن کے لیے مضامین قرآن کا ایک جامع اشاریہ سورت و آیت تیار کیا ہے جس سے ہر سورت کے مضامین و موضوعات کو ایک ساتھ سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

”احسن الکلام“ اپنے حجم کے اعتبار سے مختصر تفسیر و حواشی کا درجہ رکھتی ہے مگر قرآنی احکامات اور تعلیمات کو سمجھنے کے لحاظ سے جامعیت کی حامل ہے۔ اس میں نہ تو

اسرائیلیات والی روایات کے باعث اُکتا دینے والی تفصیل ہے اور نہ اس قدر اختصار کہ مطالب اور معانی مجروح ہو جائیں۔ یہ اختصار بہت جاذب اور دورِ حاضر کے مصروف حضرات کے لیے ایک نادر ہدیہ ہے۔ دارالسلام لاہور کے منیجر حافظ عبدالعظیم اسد نے اس تازہ طباعت کی پیش کش میں جہاں علمی اور تحقیقی لوازم کا خیال رکھا ہے وہاں طباعت کی فنی ضرورتوں کا ادراک بھی کیا جس کے باعث اُردو زبان کے ذخیرہ تفسیر میں یہ ایک مفید نافع اور مستند کاوش کا درجہ اختیار کر گئی ہے۔

ترجمہ قرآن اور حواشی کی تصحیح و تصحیح اور پروف ریڈنگ کی ذمہ داری ریسرچ سیکشن کے رفقاء مولانا شفیق الرحمن فرخ، حافظ محمد آصف اقبال، حافظ اقبال صدیق اور مولانا محمد عثمان منیب رحمہ اللہ نے احسن طریقے سے نبھائی اور اس کے فنی مراحل کمپوزنگ ڈیزائننگ وغیرہ میں اخلاص الحق ساجد اور محمد عامر رضوان نے اسے خوب سے خوب تر بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کے لیے دارالسلام کے جملہ علماء، محققین اور معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اسے عامۃ المسلمین میں قرآن فہمی کا موثر ذریعہ بنائے۔ (آمین یا رب العالمین)

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام۔ الریاض، لاہور

رمضان المبارک 1425ھ اکتوبر 2004ء

رُمُوزِ اَوَاقِفُ قرآن مجید

کسی بھی زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں نہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔

قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے اس لیے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو رموز اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں:

○ جہاں بات پوری ہو جاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ”ت“ ہے جو بصورت ”ط“ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے۔ یعنی اس پر ٹھہرنا چاہیے۔ اب ”ط“ تو نہیں لکھی جاتی، چھوٹا سا حلقہ بنا دیا جاتا ہے۔ اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔

● یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے مثلاً کسی کو یہ کہا ہو کہ: اٹھو۔ مت بیٹھو۔ اس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔ اگر ٹھہرا نہ جائے تو ”اٹھو مت بیٹھو“ ہو جائے گا جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔ اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہوگا۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے۔ اس پر ٹھہرنا چاہیے، مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ علامت وقف مجوز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ علامت وقف مرض کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ”ص“ پر ملا کر پڑھنا ”ز“ کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے الوصلِ اولیٰ کا اختصار ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قبل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل قد یوصل کی علامت ہے۔ یعنی بھی ٹھہر جاتا ہے کسی نہیں، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔
قف یہ لفظ وقف ہے جس کے معنی میں ٹھہر جاؤ۔ یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ سکتے کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹے پائے۔
وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتے کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے، لیکن سانس نہ ٹوٹے۔ سکتے اور وقفے میں یہ فرق ہے کہ سکتے میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے وقفے میں زیادہ۔

لا لا کے معنی ”نہیں“ کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے۔ بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے۔ ٹھہر جائے یا نہ ٹھہر جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ لا کا وقف اس جگہ نہیں کرنا چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ل کذلک کی علامت ہے۔ یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں بھیجی جائے۔



قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

شمار سورت	شمار پارہ	ترجیمہ زل	مؤلف	شمار سورت	شمار پارہ	ترجیمہ زل	مؤلف
01	1	5	14	29	20-21	85	696
02	3-2-1	87	16	30	21	84	710
03	4-3	89	100	31	21	57	720
04	4-5-6	92	148	32	21	75	726
05	7-6	112	200	33	21-22	90	731
06	8-7	55	239	34	22	58	750
07	9-8	39	282	35	22	43	760
08	10-9	88	326	36	22-23	41	769
09	11-10	113	342	37	23	56	778
10	11	51	380	38	23	38	789
11	12-11	52	402	39	23-24	59	798
12	13-12	53	426	40	24	60	813
13	13	96	448	41	24-25	61	827
14	13	72	459	42	25	62	838
15	14-13	54	470	43	25	63	850
16	14	70	480	44	25	64	860
17	15	50	505	45	25	65	865
18	16-15	69	525	46	26	66	873
19	16	44	545	47	26	95	881
20	16	45	559	48	26	111	889
21	17	73	575	49	26	106	896
22	17	103	591	50	26	34	901
23	18	74	608	51	26-27	67	906
24	18	102	620	52	27	76	912
25	19-18	42	637	53	27	23	916
26	19	47	649	54	27	37	921
27	20-19	48	665	55	27	97	926
28	20	49	679	56	27	46	931

[illegible]

فَاِقْرَأِ الْقُرْآنَ لِتُتَعَذَّرَ
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اِنشَاءً 7

(1) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (5)

دُكْعُوْا 1

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③ مُلِكِ يَوْمِ

تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ② ہے ③ نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے ③

الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْظُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

بدلے کے دن کا مالک ہے ④ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ⑤ دکھا ہمیں

الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ⑦ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

سیدھا راستہ ⑥ ⑦ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ④ جن پر تیرا غضب نہیں ہوا

① حضرت ابوسعید بن معلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں ایک

سورت بتاؤں گا جو قرآن میں سب سورتوں سے زیادہ عظمت والی ہے۔۔۔۔۔ وہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ یعنی سورۃ فاتحہ ہے۔ اس میں سات آیات ہیں جو (نماز کی ہر رکعت میں)

دہرائی جاتی ہیں۔۔۔۔۔“ (صحیح بخاری، التفسیر، باب: 1- حدیث: 4474) اس حدیث سے

یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی

نہیں۔“ (صحیح بخاری، الاذان، باب: 95- حدیث: 756)

② [رَبِّ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ہے۔ اس کے معنی ہیں: تمام کائنات کا

پروردگار، خالق، مالک، منتظم، رازق، آقا، مدبر، دانا، نگہدار اور محافظ۔

③ یعنی ہدایت دے۔ ہدایت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو شخص اللہ کی توفیق سے میسر آتی ہے اور

دوسری وہ جو انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے مخلص اور نیک بندوں کی تعلیم و تبلیغ کے ذریعے سے حاصل ہوتی

ہے۔ یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ⑦

اور نہ وہ گمراہ ہوئے ⑦

④ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا راستہ جیسا کہ سورۃ نساء کی آیت 69 میں

وضاحت ہے۔

⑤ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم

”آمین“ کہو۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے ہم آہنگ ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر

دیے جائیں گے۔“ (صحیح بخاری، الاذان، باب: 113- حدیث: 782)



اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے۔ اس کے معنی ہیں: تمام کائنات کا پروردگار، خالق، مالک، منتظم، رازق، آقا، مدبر، دانا، نگہدار اور محافظ۔

یعنی ہدایت دے۔ ہدایت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو شخص اللہ کی توفیق سے میسر آتی ہے اور دوسری وہ جو انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے مخلص اور نیک بندوں کی تعلیم و تبلیغ کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

یہاں ہدایت سے مراد اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی رہنمائی اور اس پر استقامت کی دعا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آلَمَ ① ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ شَفِيفِيهِ ② هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ③ الَّذِينَ

آلَمَ ① یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہدایت ہے متقین ① کیلئے ② وہ جو غیب ② پر ایمان

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ③

لاتے اور نماز قائم ③ کرتے ہیں اور ہم نے انکو جو کچھ دیا ہے انہیں سے وہ انفاق (خرچ) کرتے ہیں ④ ③

① ﴿مُتَّقِينَ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا مول سے باز رہتے ہیں جن سے اللہ نے نفع فرمایا ہے۔ ② ویسے تو یہ کتاب تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوئی ہے لیکن اس چشمہ فیض سے سیراب صرف وہی لوگ ہوں گے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہوگا۔ کیونکہ جس کے دل میں مرنے کے بعد جواب دہی کا احساس اور فکری نہیں اس کے اندر ہدایت کی طلب یا گمراہی سے بچنے کا جذبہ ہی نہیں ہوگا تو اسے ہدایت کہاں سے اور کیوں کر حاصل ہو سکتی ہے؟

② ﴿غَيْب﴾ کے لغوی معنی ہیں: ”آن دیکھا“ تاہم یہ لفظ بڑی جامعیت اور وسعت رکھتا ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں جن کا ادراک اس دنیا میں عقل سے ہو سکتا ہے نہ حواس سے۔ جیسے وجود باری تعالیٰ ملائکہ حیات بعد الممات وغیرہ۔ ایمان بالغیب سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی ان تمام باتوں پر یقین رکھنا ہے جو عقل و حواس سے ماوراء ہیں۔ یعنی اللہ پر ایمان لانا، فرشتوں کو ماننا، کتب آسمانی کو ماننا، رسولوں کو تسلیم کرنا، قیامت اور اس کی تفصیلات کو حقیقی سمجھنا اور تقدیر پر اعتقاد رکھنا۔ اسی طرح اللہ اور اس کے رسول نے ماضی حال اور مستقبل کے جن امور کی خبر دی ہے، انہیں بالکل برحق اور اٹل ماننا بھی ایمان بالغیب کا ایک ضروری حصہ ہے۔

③ ﴿اَقَامَتِ صَلَاةَ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت کو دن بھر میں پانچ نمازیں ان

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ④

اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا ④

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ⑤ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ

اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ⑤ یہ لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور یہی فلاح پانے

هُمْ الْفَالِحُونَ ⑥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ

والے ہیں ⑥ یہ شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے برابر

کے مقررہ اوقات میں باقاعدگی سے ادا کرنی چاہئیں۔ مرد کو مسجد میں جماعت کے ساتھ اور عورت کو اپنے گھر میں۔ ہر صاحب اختیار پر واجب ہے کہ اس کے دائرۂ اختیار میں جتنے لوگ بھی آتے ہوں ان سب کو نماز کی پابندی کروائیں۔ نبی کریم ﷺ نے نماز کے بارے میں یہ بھی فرمایا: ”نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“ (صحیح بخاری، الاذان، باب: 18: حدیث: 631)

④ ﴿اِنْفَاقَ﴾ سے مراد اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اس میں زکوٰۃ بھی آجاتی ہے اور عام صدقہ و خیرات بھی حتیٰ کہ بیوی بچوں اور دیگر اہل خاندان کی کفالت بھی۔ بشرطیکہ حاصل کردہ مال صرف حلال ذرائع پر مبنی ہو۔ زکوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان کا ملکی مال و جائداد وغیرہ جب ایک مخصوص نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر پورا سال گزر جائے تو اس کا ایک متعین حصہ مسلمان معاشرے کے غریب و مساکین کا حق ہے جسے ان تک پہنچانا واجب ہے۔

① یعنی اسلام کے بنیادی عقائد پر جیسا کہ حدیث میں ہے: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ حج کرنا ⑤ اور رمضان کے روزے رکھنا۔“ (صحیح بخاری، الایمان، باب: 2: حدیث: 8)